روزنامہ

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

# الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

ہفتہ 7 مارچ 2015ء 15 جمادی الاول 1436 ہجری 7 امان 1394 ھش جلد 65-100 نمبر 55

## انوار کا دریا

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلٰی نکلا　　پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا　　ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفٰی نکلا
یا الٰہی! تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے　　جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

(درثمین)

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت اقدس سورۃ فاتحہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''اس سورۃ میں جس کا نام خاتم الکتاب اور ام الکتاب بھی ہے صاف طور پر بتا دیا ہے کہ انسانی زندگی کا کیا مقصد ہے اور اس کے حصول کی کیا راہ ہے؟

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ گویا انسانی فطرت کا اصل تقاضا اور منشاء ہے اور اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کے بغیر پورا نہیں ہوتا ہے لیکن اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کو اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ پر مقدم کر کے یہ بتایا ہے کہ پہلے ضروری ہے کہ جہاں تک انسان کی اپنی طاقت، ہمت اور سمجھ میں ہو خدا تعالیٰ کی رضامندی کی راہوں کے اختیار کرنے میں سعی اور مجاہدہ کرے اور خدا تعالیٰ کی عطا کردہ قوتوں سے پورا کام لے اور اس کے بعد پھر خدا تعالیٰ سے اس کی تکمیل اور نتیجہ خیز ہونے کے لیے دعا کرے۔'' (تفسیر سورۃ فاتحہ از حضرت مسیح موعود صفحہ 194)

## گناہ سے بچاؤ کی دعا

''اللہ تعالیٰ کے گناہ سے بچنے کے لیے یہ آیت ہے۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ ...... جو لوگ اپنے رب کے آگے انکسار سے دعا کرتے رہتے ہیں کہ شاید کوئی عاجزی منظور ہو جائے تو ان کا اللہ تعالیٰ خود مددگار ہو جاتا ہے۔'' (تفسیر سورۃ فاتحہ از حضرت مسیح موعود صفحہ 197)

''بعض لوگ کہتے ہیں کہ نماز میں لذت نہیں آتی مگر میں بتلاتا ہوں کہ بار بار پڑھے اور کثرت کے ساتھ پڑھے تقویٰ کے ابتدائی درجہ میں قبض شروع ہو جاتی ہے۔ اس وقت یہ کرنا چاہیے کہ خدا کے پاس اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ ...... کا تکرار کیا جائے۔ شیطان کشفی حالت میں چور یا قزاق دکھایا جاتا ہے اس کا استغاثہ جناب الٰہی میں کرے کہ یہ قزاق لگا ہوا ہے تیرے ہی دامن کو پنجہ مارتے ہیں۔ جو اس استغاثہ میں لگ جاتے ہیں اور تھکتے ہی نہیں وہ ایک قوت اور طاقت پاتے ہیں جس سے شیطان ہلاک ہو جاتا ہے۔ مگر اس قوت کے حصول اور استغاثہ کے پیش کرنے کے واسطے ایک صدق اور سوز کی ضرورت ہے اور یہ چور کے تصور سے پیدا ہوگا جو ساتھ لگا ہوا ہے وہ گویا ننگا کرنا چاہتا ہے اور آدم والا ابتلا لانا چاہتا ہے اس تصور سے روح چلّا کر بول اُٹھے گی اِیَّاکَ نَعۡبُدُ ......'' (تفسیر سورۃ فاتحہ از حضرت مسیح موعود صفحہ 208)

## اِھۡدِنَا ...... کے معنی

''صراط لغت عرب میں ایسی راہ کو کہتے ہیں جو سیدھی ہو یعنی تمام اجزاء اس کے وضع استقامت پر واقع ہوں اور ایک دوسرے کی نسبت عین مَحَاذَات پر ہوں۔''

''کہتے ہیں کہ صاحب دل اور روشن ضمیر لوگوں کے نزدیک طریق (راستہ) کو اس وقت تک صِرَاط کا نام نہیں دیا جا سکتا جب تک کہ وہ اُمورِ دین میں سے پانچ امور پر مشتمل نہ ہو اور وہ یہ ہیں:

(1) استقامت (2) یقینی طور پر مقصود تک پہنچانا (3) اُس کا نزدیک ترین (راہ) ہونا (4) گزرنے والوں کے لیے اس کا وسیع ہونا اور (5) سالکوں کی نگاہ میں مقصود تک پہنچنے کے لیے اس راستہ کا متعین کیا جانا۔

اور صِرَاط کا لفظ کبھی تو خدا تعالیٰ کی طرف مضاف کیا جاتا ہے کیونکہ وہ اُس کی شریعت ہے اور وہ چلنے والوں کے لیے ہموار راستہ ہے اور کبھی اسے بندوں کی طرف مضاف کیا جاتا ہے کیونکہ وہ اس پر چلنے والے اور گزرنے والے اور اسے عبور کرنے والے ہیں۔''

(تفسیر سورۃ فاتحہ از حضرت مسیح موعود صفحہ 217)

## گناہوں سے پاک جماعت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''ہماری جماعت (جس سے مخالف بُغض رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ جماعت ہلاک اور تباہ ہو جاوے) کو یاد رکھنا چاہئے کہ مَیں اپنے مخالفوں سے باوجود اُن کے بُغض کے ایک بات میں اتفاق رکھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ یہ جماعت گناہوں سے پاک ہو اور اپنے چال چلن کا عمدہ نمونہ دکھاوے۔ وہ قرآن شریف کی سچی تعلیم پر سچّی عامل ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں فنا ہو جاوے۔ ان میں باہم کسی قسم کا بغض و کینہ نہ رہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ پوری اور سچی محبت کرنے والی جماعت ہو''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 144)

## نتائج مقابلہ مقالہ نویسی

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان کے زیر اہتمام ہونے والے سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی 2014ء میں مکرم مجید احمد بشیر صاحب مجلس ناصر ڈیفنس لاہور نے اول، مکرم عبدالسلام ارشد صاحب مجلس ناصر ڈیفنس لاہور نے دوم اور مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب واپڈا ٹاؤن لاہور نے سوم پوزیشن حاصل کی۔

اگلی دس پوزیشنز

1۔ مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب ماڈل کالونی کراچی
2۔ مکرم محمد ایوب قمر صاحب دار الیمن شرقی صادق ربوہ
3۔ مکرم محمد افتخار صاحب کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ
4۔ مکرم عبدالستار صاحب نصیر آباد سلطان ربوہ
5۔ مکرم محمد حسین صاحب کوارٹرز تحریک جدید ربوہ
6۔ مکرم عزیز احمد صاحب ماڈل کالونی کراچی
7۔ مکرم بشیر احمد شاہد صاحب گلشن حدید کراچی
8۔ مکرم راجہ سعید احمد صاحب ماڈل کالونی کراچی
9۔ مکرم چوہدری عبدالباسط صاحب ماڈل کالونی کراچی
10۔ مکرم میاں مجیب الرحمٰن حمید صاحب فیصل ٹاؤن لاہور

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ............ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ............ مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ ............ قیمت 5 روپے

مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ

# میری والدہ محترمہ بی جان ۔ قربانیوں کا مجسمہ

## جنہوں نے مجھے جینا سکھایا اور دوسروں کے لئے زندہ رہنے کا سبق دیا

24۔ اکتوبر 1948ء کو ایک معزز جوڑے کے ہاں ایک بیٹے کی پیدائش ہوئی۔ ماں یہ بات سن کر نہایت خوش تھی کہ جس دن ان کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی وہ حج بیت اللہ کا مبارک دن بھی تھا۔ جب نومولود نے پہلا سانس لیا اور اس کے رونے کی آواز بلند ہوئی تو ماں نے جو کہ زچگی کے باعث ابھی تک تکلیف میں تھی، اپنے ہاتھ دعا کے لئے بلند کئے اور اس کے دل سے اپنے رب کے حضور یہ دعا اٹھی: جزاکم اللہ، میرے رب کہ میرا بیٹا جو تو نے مجھے نوازا ہے وہ تو نے مجھے حج بیت اللہ کے مبارک دن میں عطا کیا ہے جو کہ قربانی کا دن ہے۔ خوشی اور خدا کے حضور تشکر کے آنسو آپ کے چہرے پر بل کھاتے ٹھوڑی کے رستے آپ کی بانہوں پر آ ٹپکے جن میں آپ نے نومولود کو چھپایا ہوا تھا۔

وقت گزرتا گیا اور اس بچے کی والدہ نے نہایت محبت اور شفقت کے ساتھ اس بچے کو پروان چڑھایا اور ہر موقعہ اور ہر لمحہ اس بچہ میں خدا کی راہ میں قربانی کرنے کا مادہ پیدا کرتی رہیں۔

میری والدہ ،جن کو ہم بی جان کے نام سے پکارتے تھے، نے مجھے اور میرے بھائی کو ابتدائی تعلیم کے لئے تین یا چار برس کی عمر میں سکول میں داخل کروا دیا۔ سکول کا ادنیٰ سا خیال بھی ہمارے لئے ایک نہایت پُر ہیبت خواب کی حیثیت رکھتا تھا چہ جائیکہ ہم سکول جا کر وہاں تعلیم حاصل کریں۔ ابھی تک تو میں اپنی والدہ کی گود میں مزے سے پلا تھا۔ شاذ ہی کوئی موقع ایسا آتا جب وہ مجھ سے دور ہوتی تھیں مثلاً اگر کبھی کمرے میں انہیں کوئی کام ہوتا یا کھانے کی ٹیبل پر یا جب کبھی انہیں چیزوں کی خریداری کے لئے باہر جانا پڑتا۔

سکول کے ابتدائی ایام میں میں اپنے آپ کو بہت اکیلا ، غیر محفوظ اور اداس محسوس کرتا تھا اور بہت زاروقطار روتا اور جب میری والدہ مجھے سکول چھوڑ کر جاتیں تو میں واپس ان کے پیچھے پیچھے گھر پہنچ جاتا۔ وہ گھر کی صفائی کر رہی ہوتی تھیں۔ مجھے دیکھ کر وہ حیران ہو جاتیں اور مجھے اپنی گود میں اٹھا لیتیں۔ اگلی صبح مجھے میری خواہش کے برخلاف دوبارہ سکول لے جاتیں اور میں اسی طرح واپس گھر دوڑ آتا اور روتا اور چیختا کہ میں کبھی بھی سکول نہیں آؤں گا کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ آپ سے جدا کیا جاؤں۔ میں اپنے بازو اپنی نہایت ہی پیاری بی جان کی گردن کے گرد لپیٹ لیتا اور ایک شراراتی بچے کی طرح آپ سے لٹک جاتا۔ آپ مجھے سکول نہیں بھیجیں گی نا؟ میں نے سوال کیا اور بی جان نے پریشانی کے عالم میں میرا کوئی جواب نہ دیا اور مجھے اپنے سینے سے لگا کر روتی رہیں اور آنسو بھری آنکھوں سے میرے والد کو یہ شکایت کی کہ:

ہمارے بچے کا مستقبل کیا ہوگا؟ والد صاحب نے ایک لمبی آہ بھری اور کہا: کوئی بات نہیں ہم اسے افواج پاکستان میں بھرتی کروائیں گے۔ تھوڑی ہی مدت گزری کہ میرے والدین کو یہ پتہ چلا کہ میرے FLAT FEET ہیں اور اس لحاظ سے فوج میں بھرتی ہونا بھی میرے لئے ناممکنات میں سے ہو گیا۔ اب تو بی جان کی پریشانی سے بری حالت تھی۔ انہوں نے تو اپنے بچے کے لئے پڑھنے، لکھنے اور زندگی میں آگے سے آگے بڑھنے کا خواب دیکھا تھا۔ گو ظاہری لحاظ سے انہیں اپنی خواہشات اور امیدیں پوری ہوتی تو نظر نہ آتی تھیں مگر انہیں پختہ یقین تھا کہ ایک اور رستہ بھی ہے جو تمام رستوں سے سب سے بہتر ہے یعنی دعاؤں اور مناجات کا رستہ۔ مجھے وہ دن آج بھی یاد ہیں جب میں تو اپنی شرارتوں میں محو اپنی ماں کا سایہ بن کر ان کو تنگ کرتا رہتا تھا مگر میرے والدین بالخصوص میری والدہ گھنٹوں خدا کے حضور میرے لئے دعائیں کرتی رہتی تھیں۔ بہت مرتبہ وہ مجھے پکڑ لیتیں اور نہایت ہی پیار اور محبت سے مجھے گلے لگا لیتیں۔ وہ مجھ سے باتیں کرتیں اور انبیاء، صلحاء اور عظیم الشان لوگوں کے سبق آموز واقعات بیان کرتیں۔ بالآخر ان کی دعائیں رنگ لائیں اور انہوں نے مجھ میں محنت، سچائی، عاجزی اور قربانی کے اوصاف پیدا کر ڈالے۔ سب سے بڑھ کر انہوں نے مجھے خدا سے تعلق پیدا کرنے کا واضح رستہ دکھایا اور اس کی مخلوق سے پیار کرنا سکھایا۔

ایک مرتبہ سردیوں کی شام میں بی جان نزلہ اور سخت ٹھنڈ کے باعث شدید بیمار پڑ گئیں۔ آسمان ابر آلود تھا اور بارش کی ہلکی ہلکی پھوار جاری تھی۔ میں نے جلدی سے آپ کو گرم کپڑوں میں لپیٹ لیا اور آپ کے اوپر ایک گرم لحاف دے دیا تا کہ راستے میں آپ ٹھنڈی ہوا سے بچی رہیں اور میں آپ کو فوراً ایک قریبی ہسپتال میں لے گیا۔ واپسی پر بی جان کو سڑک کنارے ایک بوڑھا آدمی نظر آیا جو کہ شدید موسم کے باعث کپکپا رہا تھا۔ اس کی اس حالت زار پر بی جان نے فوراً مجھے حکم دیا کہ میں اس آدمی کو اس کے گھر چھوڑ آؤں۔ میں نے آپ کے حکم کی تعمیل میں آپ کو وہیں چھوڑا اور تقریباً آدھے گھنٹہ بعد واپس آیا تو بی جان کو وہیں شدید ٹھنڈ میں سڑک کنارے کپکپاتے ہوئے کھڑا پایا۔ میں آپ کی اس قربانی پر حیران بھی تھا اور عجیب بھی محسوس کر رہا تھا۔

جوانی کے ایام میں جیسا کہ نوجوان طبقے کو شوق ہوتا ہے کہ وہ آزادی سے گھومے پھرے، اسی طرح مجھے بھی اپنے گھونسلے سے نکل کر باہر کی دنیا دیکھنے کا شدید شوق تھا۔ میں سوچتا تھا کہ میں کیوں شام تک گھر میں ضرور داخل ہوں اور آ کر نہاؤں اور کیوں روزانہ دانت صاف کرنا نہ بھولوں؟ بالآخر میں دنیا کو دیکھنے کے لئے تیار تھا۔ اب آخر کون سی ایسی چیز تھی جو میں نہیں کر سکتا تھا؟ کچھ بھی تو نہیں اور وہ دن آ گیا جب میں نے سینکڑوں میل دور MEDICAL COLLEGE میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے اپنے گھر کو الوداع کہنا تھا۔ میری والدہ نے میرے بیگ میں ہر سامان ضرورت رکھا۔ میری جائے نماز، قرآن کریم اور بعض کھانے پینے کی اشیاء۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی کی جمع پونجی بھی میرے سپرد کر دی اور مجھے خدا حافظ کہنے سے پہلے میں نے آپ کی آنکھوں میں خدا کے حضور ہاتھ بلند کر کے دعا کرتے وہ آنسو دیکھے جو ہمیشہ میرے لئے خیر و عافیت کا سامان بنتے رہے۔ میری ماں کے کانپتے ہوئے ہاتھ اپنی چادر کو فضا میں بلند کئے ہوئے اور خدا کے حضور میرے حق میں اس کی مدد اور تائید کی بھیک مانگتے ہوئے مجھے آج بھی یاد ہیں۔ یہ وہی نرم و ملائم ہاتھ تھے جنہوں نے مجھے زندگی میں ہر ضروری بات سکھائی تھی یعنی قربانی، دوسروں کے آرام کو اپنی ذات پر ترجیح دینا اور سب سے اہم مجھے جینا سکھایا۔

وقت گزرتا گیا اور میں انصار اللہ کے عظیم الشان دور میں داخل ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور انعام بے شمار تھے۔ میری والدہ کی دعائیں ہمیشہ میرے ساتھ رہیں ہر مشکل میں ہر پریشانی میں اور ہر خوشی کے موقع میں میں نے اپنے آپ کو اپنی والدہ کی دعاؤں کا ممنون پایا۔ وہ میرے بدن کا حصہ تھیں اور اور میں ان کا۔ وہ ہمیشہ جان لیتی تھیں جب بھی میں اداس ہوتا۔ مجھے یاد ہے جب آپ میرا چہرہ اپنے نرم اور ملائم ہاتھوں میں لیتیں اور اسے چومتیں۔

یہی وہ ادھیڑ عمر تھی جس میں مجھ پر شدید بیماری کا حملہ ہوا۔ مجھے انتہائی درجہ کا نزلہ اور بخار اور سر میں درد شقیقہ کے دورے پڑنا شروع ہوئے۔ لمبی بیماری کے باعث میری صرف ہڈیاں باقی رہ گئی تھیں۔ میں مشکل سے چل پھر سکتا تھا اور کھڑے ہونے پر ہی بے ہوش ہو جاتا۔ میں اپنے کمرے کی چھت پر معجزہ کے انتظار میں گھنٹوں گھورتا رہتا۔ ڈاکٹروں کے مطابق بیماری کی مکمل تشخیص نہ ہونے کے باعث اسے Brain Tumer, Occult، Meningo وغیرہ Encephilitis Collagen-Vascular, Disease, Malignancy بتایا گیا۔ جب میری حالت بگڑ گئی تو مجھے ایک ایمبولینس میں ڈال کر انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں منتقل کر دیا گیا۔ جب مجھے لے جایا جا رہا تھا تو اپنے گھر کے دروازے پر میں نے اپنی والدہ کو ننگے پاؤں ننگے سر زاروقطار روتے پایا۔ میری ماں کے ہاتھ ہوا میں بلند تھے اور وہ اپنے خدا سے اپنے انتہائی پیارے بیٹے کے لئے نہایت الحاح اور گریہ وزاری سے دعا میں محو تھی۔ میں نے اپنی آخری نظر اپنی والدہ پر ڈالی۔ لمبے سفیدی مائل بال اور چہرے پر بڑھاپے کے آثار نمایاں تھے۔ سفید چمکتی ہوئی ان کے چہرے کی رنگت جو کہ مجھ پر عیاں تھی، میری آنکھوں میں آنسو بھر لائی۔ کتنی ہی تکلیف اور درد تھا جو میں انہیں اس عمر میں پہنچا رہا تھا۔ میرے والدین، میری بیوی اور میرے بچے ہر آن میرے ساتھ رہتے۔ حضور انور نے میرے لئے خاص دعا فرمائی اور ان ایام میں تقریباً 22 مرتبہ فیکس یا ٹیلی فون کے ذریعہ اپنے نہایت قیمتی مشوروں سے نوازا۔ بالآخر حضور انور، میری والدہ اور بہت سے دیگر افراد کی دعائیں رنگ لائیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے مجھے کامل شفا حاصل ہوئی۔ مجھے صحت مند دیکھنے پر آپ کا چہرہ خوشی سے پھول اٹھا اور مجھے نہایت پیار سے گلے لگایا اور آنسو بھری آنکھوں کے ساتھ خدا کا شکر ادا کرنے کے لئے سجدہ شکر بجا لائیں۔ میں ابھی بھی آپ کے جسم کی گرمائش کو جبکہ آپ نے مجھے گلے لگایا محسوس کر سکتا ہوں۔

آپ ایک نہایت ہی خوبصورت فرشتہ تھیں جس کی ہنسی اور ہر ادا موہ لینے والی تھی۔ اپنی زندگی کے آخری ایام میں میری والدہ کو چھاتی کا سرطان ہو گیا تھا جس کا علاج Radical Mastectomy اور Radiotherapy سے ہوتا رہا۔ اگلے سترہ سال تک آپ کینسر سے مقابلہ کرتی رہیں۔ ان ایام میں میں نے آپ کا نہایت قریب سے معائنہ کیا اور آپ کی دلیری اور عظیم الشان صبر کو دیکھا۔ آپ کبھی بھی اپنی بیماری کے سامنے نہیں جھکیں۔ آپ کی بہادری قابل دید تھی۔ آپ نے اپنے وقار کو قائم رکھا۔ آپ اپنی پنجوقتہ نمازیں نہایت مستقل مزاجی سے ادا کرتی رہیں۔ آپ کی قرآن کریم کی تلاوت درد اور رقت سے بھری ہوئی ہوتی اور آپ ہر ضرورت مند اور سائل کی ضروریات کا خیال رکھتیں اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرتیں۔

ان کی وفات سے دو دن قبل ان کو شدید پیٹ درد کے باعث ہسپتال میں داخل ہونا پڑا اور ڈاکٹرز آپ کی حالت کو سنبھال نہ سکے۔ آپ کی حالت بگڑتی گئی یہاں تک کہ آپ نیم بیہوشی کی حالت میں منتقل ہو گئیں۔

میرے ہاتھ کو زور سے پکڑ کر آخری مرتبہ اسے اپنے ہونٹوں کے قریب لائیں اور نہایت نحیف آواز میں مجھے اس نام سے پکارا جس سے عموماً وہ مجھے گھر میں پکارا کرتی تھیں آغا شیریں، خدا حافظ۔ ان کے ہاتھ کی گرفت کمزور پڑ گئی اور بروز جمعہ 10 جولائی 1997ء کی صبح انہوں نے آخری سانسیں لیں اور اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ خدا تعالیٰ انہیں اعلیٰ درجات سے نوازے اور غریق رحمت فرمائے۔

جب میں اپنی نہایت ہی پیاری بی جان کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں ان کی لحد میں اتار رہا تھا جو کہ ایسے لوگوں کے لئے مخصوص ہے جو اپنے اموال کا 1/10 حصہ خدا کی راہ میں صرف کرتے ہیں میں نے ان پر اپنی آخری نگاہ ڈالی۔ ہم نے نصف صدی ساتھ گزاری۔ وہ قربانیوں کا ایک مجسمہ تھیں جسے میں ہمیشہ اپنی زندگی میں بھی رائج کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہوں۔ جوں جوں میں ان گزرے سالوں پر نظر ڈالتا ہوں میں اپنی تمام کامیابیوں کا سہرا اپنی بی جان کو دیتا ہوں جن کی دعائیں آج بھی میرے ساتھ ہیں گو کہ ان کا ساتھ اب میرے شامل حال نہیں رہا۔ خدا ان کی روح پر ہمیشہ برکتوں کا سایہ جاری وساری رکھے۔ آمین۔

☆......☆......☆

مرتبہ: مکرم رشید الدین خان صاحب

## حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں

# قبولیت دعا کی اہمیت، آداب اور ماحول

## دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جب دل میں درد اور رقت پیدا ہو

تجھے دنیا میں ہے کس نے پکارا
کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا

..............................

تیری درگہ میں نہیں رہتا کوئی بھی بے نصیب
شرط رہ پر صبر ہے اور ترکِ نام اضطرار
(درثمین)

''نشان کی جڑ دعا ہی ہے...... اور دنیا کا تختہ پلٹ سکتی ہے۔'' (ملفوظات 3 صفحہ 202)

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

''جو مانگتا ہے اس کو ضرور دیا جاتا ہے۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ دعا جیسی کوئی چیز نہیں۔ دنیا میں دیکھو کہ بعض خرگدا ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ہر روز شور ڈالتے رہتے ہیں۔ ان کو آخر کچھ نہ کچھ دینا ہی پڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ تو قادر اور کریم ہے جب یہ اڑ کر دعا کرتا ہے تو پا لیتا ہے''۔

(ملفوظات 6 صفحہ 385)

''بعض وقت انسان موجودہ حالت امن پر بھی بے خطر ہو جاتا ہے اور سمجھ لیتا ہے کہ امن میں زندگی گزارتا ہوں مگر یہ غلطی ہے۔ کیونکہ یہ تو معلوم نہیں ہے کہ سابقہ زندگی میں کیا ہوا ہے اور کیا کیا بے اعتدالیاں اور کمزوریاں ہو چکی ہیں''۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 374)

''انسان کو چاہئے کہ کسی مشکل پڑنے کے بغیر بھی دعا کرتا رہے۔ کیونکہ اسے کیا معلوم کہ خدا تعالیٰ کے کیا ارادے ہیں اور کل کیا ہونے والا ہے۔ پس پہلے سے دعا کرو تا بچائے جاؤ۔ بعض وقت بلا اس طور پر آتی ہے کہ انسان دعا کی مہلت ہی نہیں پاتا۔ پس پہلے اگر دعا کر رکھی ہو تو اس آڑے وقت میں کام آتی ہے۔''

(ملفوظات 10 صفحہ 122)

''دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جب دل میں درد اور رقت پیدا ہو اور مصائب اور غضب الٰہی دور ہو لیکن جب بلا سر پر آئی ہے۔ بے شک اس وقت بھی ایک درد پیدا ہوتا ہے مگر وہ درد قبولیت دعا کا جذب اپنے اندر نہیں رکھتا ...... اس وقت عذاب الٰہی کو دیکھ کر توبہ استغفار شروع کی۔ اس سے کیا فائدہ ہوگا جب سزا کا فتویٰ لگ چکا؟ ......غرض نیکی وہی ہے جو قبل از وقت ہے۔ اگر بعد میں کچھ کرے تو کچھ فائدہ نہیں۔ خدا نیکی قبول نہیں کرتا جو صرف فطرت کے جوش سے ہو۔ کشتی ڈوبتی ہے تو سب روتے ہیں۔ مگر وہ رونا اور چلانا چونکہ تقاضا فطرت کا نتیجہ ہے اس لئے اس وقت سودمند نہیں ہو سکتا......۔

یقیناً سمجھو کہ خدا کو پانے کا یہی گر ہے جو قبل از وقت چوکنا اور بیدار ہوتا ہے۔ ایسا بیدار کہ گویا اس پر بجلی گرنے والی ہے۔ اس پر ہرگز نہیں گرتی لیکن جو بجلی کو گرتے دیکھ کر چلاتا ہے۔ اس پر گرے گی اور ہلاک کرے گی وہ بجلی سے ڈرتا ہے نہ خدا سے۔''

(ملفوظات 3 صفحہ 261 تا 265)

''دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے۔ اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اس کو چنتا ہے۔ وہ اس کے پاس آ جاتا ہے جو اس کے پاس جاتا ہے۔ جو اس کو عزت دیتا ہے وہ بھی اس کو عزت دیتا ہے۔ ...... کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔......

تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔ ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے۔ پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے؟ خدا ایک پیارا خزانہ ہے......تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں ...... اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے۔......

تم راستباز اس وقت بنو گے جب کہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو۔ اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما۔ تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی۔ اپنی جانوں پر رحم کرو۔ ...... خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے۔ اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں؟ نہیں بلکہ یک دفعہ گریں گی اور احتمال ہے کہ ان سے کئی خون بھی ہو جائیں۔ اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں۔ اگر تم اس سے مدد نہیں مانگو گے اور اس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔ آخر بڑی حسرت سے مرو گے...... جو شخص خدا کو چھوڑ کر دنیا کی لذتوں سے دل لگاتا ہے اور دنیا کی دولتوں کا خواہشمند ہوتا ہے تو دنیا کے دروازے اس پر کھولے جاتے ہیں اور دین کی رُو سے وہ نرا مفلس اور ننگا ہوتا ہے اور آخر دنیا کے خیالات میں ہی مرتا اور ابدی جہنم میں ڈالا جاتا ہے۔......

اس چشمہ کے پیاسے بنو کہ پانی خودبخود آ جائے گا۔ اس دودھ کے لئے تم بچوں کی طرح رونا شروع کر دو کہ دودھ پستان سے خودبخود اتر آئے گا۔ رحم کے لائق بنو تا تم پر رحم کیا جائے۔ اضطراب دکھلاؤ تا تسلی پاؤ۔ بار بار چلاؤ تا ایک ہاتھ تمہیں پکڑ لے ......تیز قدم اُٹھاؤ کہ شام نزدیک ہے جو کچھ پیش کرنا ہے وہ بار بار دیکھ لو۔ ایسا نہ ہو کہ......سب گندی اور کھوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو۔''

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15 تا 26)

''اس کے سوا کوئی خدا نہیں نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ جو شخص اس پر ایمان نہیں لاتا وہ سعادت سے محروم اور خذلان میں گرفتار ہے۔ ہم نے اپنے خدا کی آفتاب کی طرح روشن وحی پائی۔ ہم نے اسے دیکھ لیا کہ دنیا کا وہی خدا ہے اس کے سوا کوئی نہیں۔ کیا ہی قادر اور قیوم خدا ہے جس کو ہم نے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں...... جب تم دعا کرو تو ان جاہل نیچریوں کی طرح نہ کرو جو اپنے ہی خیال سے ایک قانون قدرت بنا بیٹھے ہیں جس پر خدا کی کتاب کی مہر نہیں کیونکہ وہ مردود ہیں۔ ان کی دعائیں ہرگز قبول نہیں ہوں گی۔ وہ اندھے ہیں نہ سوجاکھے۔ وہ مردے ہیں نہ زندے۔ خدا کے سامنے اپنا تراشیدہ قانون پیش کرتے ہیں اور اس کی بے انتہا قدرتوں کی حد بست ٹھہراتے ہیں اور اس کو کمزور سمجھتے ہیں۔ سو ان سے ایسا ہی معاملہ کیا جائے گا جیسا کہ ان کی حالت ہے۔ لیکن جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہو گی اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں اور ہماری گواہی رویئت سے ہے نہ بطور قصہ کے۔ اس شخص کی دعا کیونکر منظور ہو اور خود کیونکر اس کو بڑی مشکلات کے وقت جو اس کے نزدیک قانون قدرت کے مخالف ہیں دعا کرنے کا حوصلہ پڑے جو خدا کو ہر ایک چیز پر قادر نہیں سمجھتا۔ مگر اے سعید انسان تو ایسا مت کر۔ تیرا خدا وہ ہے جس نے بے شمار ستاروں کو بغیر ستون کے لٹکا دیا اور جس نے زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا۔ کیا تو اس پر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز آ جائے گا۔ بلکہ تیری ہی بدظنی تجھے محروم رکھے گی۔ ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرت پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق و وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔''

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 20)

''اس کی قدرتیں غیر محدود ہیں اور اس کے عجائب کام ناپیدا کنار ہیں اور وہ اپنے خاص بندوں کے لئے اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے مگر وہ بدلنا بھی اس کے قانون میں ہی داخل ہے۔ جب ایک شخص اس کے آستانہ پر ایک نئی روح لے کر حاضر ہوتا ہے اور اپنے اندر ایک خاص تبدیلی محض اس کی رضامندی کے لئے پیدا کرتا ہے تب خدا بھی اس کے لئے ایک تبدیلی پیدا کر لیتا ہے کہ گویا اس بندے پر جو خدا ظاہر ہوا ہے وہ اور ہی خدا ہے۔ نہ وہ خدا جس کو عام لوگ جانتے ہیں۔ وہ ایسے آدمی کے مقابل پر جس کا ایمان کمزور ہے۔ کمزور کی طرح ظاہر ہوتا ہے لیکن جو اس کی جناب میں ایک نہایت قوی ایمان کے ساتھ آتا ہے وہ اس کو دکھلا دیتا ہے کہ تیری مدد کے لئے میں بھی قوی ہوں۔ اسی طرح انسانی تبدیلیوں کے مقابل پر اس کی صفات میں بھی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ جو شخص ایمانی حالت میں ایسا مفقود الطاقت ہے کہ گویا میّت ہے۔ خدا بھی اس کی تائید و نصرت سے دستکش ہو کر ایسا خاموش ہو جاتا ہے کہ گویا نعوذ باللہ وہ مر گیا ہے۔''

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 104)

''دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق جاذبہ ہے۔ یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے۔ سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ تب اللہ جلشانہ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں ...... باذنہ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور

عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو طرف موید مطلوب ہے۔''
(برکات الدعا روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 9)

''دنیا میں دو قسم کے دکھ ہوتے ہیں۔ ایک قسم دکھ کی وہ ہے...... کہ ان میں تسلی دی جاتی ہے اور صبر کی توفیق ملتی ہے۔ فرشتے سکینت کے ساتھ اترتے ہیں۔ اس قسم کے دکھ نبیوں اور راستبازوں کو ملتے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور ابتلا آتے ہیں...... مگر دوسری قسم دکھ کی وہ ہے جس میں یہی نہیں کہ دکھ ہوتا ہے بلکہ اس میں صبر و ثبات کھویا جاتا ہے۔ اس میں نہ انسان مرتا ہے نہ جیتا ہے اور سخت مصیبت اور بلا میں ہوتا ہے۔ یہ شامت اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے...... اس قسم کے دکھوں سے بچنے کا یہی طریق اور علاج ہے کہ وہ اللہ سے ڈرتا رہے۔''
(ملفوظات جلد 3 صفحہ 607)

''میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا۔ اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔

پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں۔ وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا...... ان کی تاریکی اور تنگ گذرانی پر میری جان گھٹتی جاتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہر ان کو اتنے ملیں کہ ان کے دامن استعداد پُر ہو جائیں۔''
(اربعین روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 344)

''میں دعویٰ سے کہتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ اگر انسان...... دعا کے راز سے آگاہ ہو جاوے تو اس میں اس کی بڑی ہی سعادت اور نیک بختی ہے اور اس صورت میں سمجھو کہ گویا اس کی ساری ہی مرادیں پوری ہو گئیں ہیں ورنہ دنیا کے ہم و غم تو اس قسم کے ہیں کہ انسان کو ہلاک کر دیتے ہیں...... بہت سے لوگ ہوں گے جن کو نصیحت بری لگے گی اور وہ ہنسی کریں گے لیکن وہ یاد رکھیں کہ آخر ایک وقت آجائے گا کہ وہ ان باتوں کی حقیقت کو سمجھیں گے اور پھر بول اُٹھیں گے کہ افسوس ہم نے یونہی عمر ضائع کی۔ لیکن اس وقت کا افسوس کچھ کام نہ دے گا۔ اصل موقع ہاتھ سے نکل جائے گا اور پیغام موت آجائے گا۔''
(ملفوظات جلد 7 صفحہ 195-196)

''جو شخص عمر کو لمبا سمجھتا ہے اور کہتا ہے یہ کروں گا وہ کروں گا۔ اس کے واسطے دل کی پاکیزگی کا حصول مشکل ہے۔ مومن کو چاہئے کہ رات کو سوئے اور صبح اٹھنے کی امید نہ کرے اور صبح اٹھے تو رات تک زندگی کی امید نہ رکھے۔''
(ملفوظات جلد 4 صفحہ 516)

''آئندہ کی زندگی محض ایمانی ہے لیکن ایک متقی کو آئندہ کی زندگی یہیں دکھلائی جاتی ہے۔ انہیں اسی زندگی میں خدا ملتا ہے۔ نظر آتا ہے اور ان سے باتیں کرتا ہے۔ سو اگر ایسی صورت کسی کو نصیب نہیں تو اس کا مرنا اور یہاں سے چلے جانا نہایت خراب ہے۔''
(ملفوظات جلد 1 صفحہ 12)

''یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے۔ جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی۔ وہ ایک ایسے قلعے میں محفوظ ہے جس کے اردگرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن جو دعاؤں سے لاپرواہ ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے۔ ایک لحہ میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا اور اس کی ہڈی بوٹی نظر نہ آئے گی۔ اس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ ہی یہی دعا ہے۔ یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے۔''
(ملفوظات جلد 7 صفحہ 192)

''ہمیشہ دعا میں لگے رہو نمازیں پڑھو اور توبہ کرتے رہو۔ جب یہ حالت ہوگی تو اللہ تعالیٰ حفاظت کرے گا اور اگر سارے گھر میں ایک شخص بھی ایسا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے باعث سے دوسروں کی بھی حفاظت کرے گا۔ کوئی بلا اور دکھ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے سوا نہیں آتا اور وہ اس وقت آتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور مخالفت کی جاوے۔ ایسے وقت پر عام ایمان کام نہیں آتا بلکہ خاص ایمان کام آتا ہے۔ جو لوگ عام ایمان رکھتے ہیں وہ ان بلاؤں سے حصہ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی پروا نہیں کرتا مگر جو خاص ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ ان کی حفاظت فرماتا ہے۔
(ملفوظات جلد 3 صفحہ 63)

''اے عزیزو! تم تھوڑے دنوں کے لئے دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گذر چکے۔ سو اپنے مولیٰ کو ناراض مت کرو۔''
(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 71)

ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ بچوں یا جس کو بھی نصیحت کی جائے کیوں اُن پر اکثر نصیحت یا تو اثر نہیں کرتی یا اگر کرتی ہے تو عارضی؟

''اگر انسان کا وجود اللہ تعالیٰ کے بغیر ہوتا تو کچھ شک نہیں بڑی مصیبت ہوتی، مگر اب تو ذرہ ذرہ کی حفاظت وہ ایک ذات کر رہی ہے۔ پھر کس بات کا غم اور خوف ہے۔ اس کی قدرتیں عجیب ہیں اور اس کے تصرفات بے نظیر۔ قادر خدا کو مان کر مومن کبھی غمگین نہیں ہوتا...... دہریہ مزاج اور اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لانے والے کی زندگی اس وقت تک عمدہ اور بے خوف و خطر ہوتی ہے جب تک اس پر مصائب اور مشکلات کا حملہ نہیں ہوتا۔ لیکن جب خفیف سی مشکلات بھی آ کر ظاہر ہوتی ہیں تو اس کی عقل مار دیتی ہیں اور وہ ان کی برداشت نہیں کر سکتا۔ اس کی امید اللہ تعالیٰ پر ہوتی ہی نہیں اور اسباب اسے مایوس کر دیتے ہیں۔ ایسی حالت میں ذرا ذرا سی بات خلاف مزاج پیش آجانے پر بعض اوقات یہ لوگ خودکشیاں کر لیتے ہیں۔''
(ملفوظات جلد 4 صفحہ 391)

توبہ سے سب گناہ یوں معاف ہو جاتے ہیں جیسے کئے ہی نہیں! توبہ کیا ہے؟ انسان جب عزم کرتا ہے کہ یہ گناہ دوبارہ نہ کرے گا خواہ کچھ ہو جائے خواہ انسانی کمزوری سے وہ پھر ہو جائے جیسے حضرت موسیٰ سے آدمی مر گیا۔ تو پھر عزم کرے تو ایک وقت آئے گا کہ وہ گناہ چھوڑ دے گا۔

''جب انسان توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو فراموش کر دیتا ہے اور تائب کو بے گناہ سمجھتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ تائب اپنی توبہ پر قائم رہے۔''
(ملفوظات جلد 3 صفحہ 230)

''یاد رکھو۔ دعا اسی کو فائدہ پہنچا سکتی ہے جو خود بھی اپنی اصلاح کرتا ہے۔''
(ملفوظات جلد 3 صفحہ 172)

''اے وے لوگو!...... یقیناً سمجھو کہ...... شاید تم کہو گے کہ ہمیں یقین حاصل ہے۔ سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھوکہ لگا ہوا ہے یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں...... وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے...... خود سوچ لو...... سو تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کیونکر گناہ پر دلیری کر سکتی ہیں اگر تمہیں خدا اور جزا سزا پر یقین ہے؟ ...... یقین دکھ اٹھانے کی قوت دیتا ہے یہاں تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اتار دیتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے...... یقین خدا کو دکھاتا ہے۔''
(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 67)

## دعا کب اثر دکھاتی ہے؟

''میرا ایمان یہی ہے کہ نوح علیہ السلام کا طوفان جو آیا اس طوفان سے پہلے ایک طوفان خود نوح پر بھی آیا۔ تب وہ طوفان آیا جس نے لوگوں کو غرق کیا...... نوح کا غم خیال کرو کہاں تک پہنچا ہوگا جو خدا تعالیٰ کا غضب اس طرح پر بھڑکا۔''
(ملفوظات جلد 4 صفحہ 346)

''یاد رکھو جو مخلوق کا حق دباتا ہے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی کیونکہ وہ ظالم ہے۔''
(ملفوظات جلد 3 صفحہ 263)

''انسان اصل میں اُنسان سے لیا گیا ہے یعنی جس میں دو حقیقی اُنس ہوں ایک اللہ تعالیٰ سے دوسرا بنی نوع کی ہمدردی سے۔ جب یہ دونوں اُنس اس میں پیدا ہو جاویں اس وقت انسان کہلاتا ہے...... جب تک یہ نہیں کچھ بھی نہیں۔ ہزار دعویٰ کر دکھاؤ مگر اللہ کے نزدیک ہیچ ہے۔''
(ملفوظات جلد 1 صفحہ 412)

## طریقہ دیدار الٰہی

''اللہ تعالیٰ کی شناخت کا یہی طریق ہے کہ اس وقت تک دعا کرتا رہے جب تک خدا اس کے دل میں یقین نہ بھر دے اور انا الحق کی آواز اس کو نہ آجاوے۔''
(ملفوظات جلد 3 صفحہ 205)

''اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو۔''
(ملفوظات جلد 6 صفحہ 370)

''جو شخص خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے اس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے۔ جس نے نماز ترک کر دی وہ کیا پہنچے گا...... درد دل سے پڑھی ہوئی نماز ہی ہے کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے۔ ہمارا بارہا کا تجربہ ہے کہ اکثر مشکل کے وقت دعا کی جاتی ہے ابھی نماز میں ہی ہوتے ہیں کہ خدا نے اس امر کو حل اور آسان کر دیا ہوا ہوتا ہے۔''
(ملفوظات جلد 3 صفحہ 189)

''اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ کہ جب کوئی دکھ یا مصیبت پیش آجاوے تو فوراً نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور جو مصائب اور مشکلات ہوں ان کو کھول کھول کر اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرو کیونکہ خدا ہے اور وہی ہے جو ہر قسم کی مشکلات اور مصائب سے انسان کو نکالتا ہے وہ پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں جو مددگار ہو سکے۔ بہت ہی ناقص ہیں وہ لوگ کہ جب ان کو مشکلات پیش آتی ہیں تو وہ وکیل، طبیب یا اور لوگوں کی طرف تو رجوع کرتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کا خانہ بالکل خالی چھوڑ دیتے ہیں۔ مومن وہ ہے جو سب سے اول خدا تعالیٰ کی طرف دوڑے۔

یہ امر بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ نہ ہو اور رجوع نہ کرو تو اس سے اس کی ذات میں کوئی نقص پیدا نہیں ہو سکتا اور وہ تمہاری کچھ بھی پروا نہیں رکھتا جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے: ان کو کہہ دو کہ میرا رب تمہاری پروا کیا رکھتا ہے اگر تم سچے دل سے اس کی عبادت نہ کرو'' (الفرقان: 78)

''یاد رکھنا چاہئے کہ نماز ہی وہ شئے ہے جس سے سب مشکلات آسان ہو جاتے ہیں اور سب بلائیں دور ہوتی ہیں۔ مگر نماز سے مراد وہ نماز نہیں جو عام لوگ رسم کے طور پر پڑھتے ہیں بلکہ وہ نماز مراد ہے جس سے انسان کا دل گداز ہو جاتا ہے اور آستانہ احدیت پر گر کر ایسا محو ہو جاتا ہے کہ پگھلنے لگتا ہے اور پھر یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ...... خدا تعالیٰ کو ہماری نمازوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ تو غنی عن العالمین ہے اس کو کسی کی حاجت نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو ضرورت ہے اور یہ ایک راز کی بات ہے کہ انسان خود اپنی بھلائی چاہتا ہے اور اسی لئے وہ خدا سے مدد طلب کرتا ہے۔''
(ملفوظات جلد 5 صفحہ 402,96)

''جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ کوئی معجزہ ان سے ظاہر ہو تو ان کے دلوں میں ایک جوش پیدا کر دیتا ہے اور ایک امر کے حصول کے لئے سخت کرب اور قلق

ان کے دلوں میں پیدا ہوجاتا ہے۔ تب وہ بے نیازی کا برقعہ اپنے منہ پر سے اتار لیتے ہیں اور...... اس روحانی حسن کے ساتھ جس کی وجہ سے وہ خدا کے محبوب ہوگئے ہیں اس خدا کی طرف ایک ایسا خارق عادت رجوع کرتے ہیں اور ایک ایسے اقبال علی اللہ کی ان میں حالت پیدا ہو جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کی فوق العادت رحمت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور ساتھ ہی ذرہ ذرہ اس عالم کا کھینچا چلا آتا ہے اور ان کی عاشقانہ حرارت کی گرمی آسمان پر جمع ہوتی اور بادلوں کی طرح فرشتوں کو بھی اپنا چہرہ دکھا دیتی ہے اور ان کی دردیں جو رعد کی خاصیت اپنے اندر رکھتی ہیں ایک سخت شور ملاء اعلیٰ میں ڈال دیتی ہیں تب خدا تعالیٰ کی قدرت سے وہ بادل پیدا ہو جاتے ہیں جن سے رحمت الٰہی کا وہ مینہ برستا ہے جس کی وہ خواہش کرتے ہیں...... مگر یہ کیا حیرت انگیز نظارہ ہے کہ وہ حسن روحانی جو...... انسان میں پیدا ہوتا ہے اس میں ایک عالمگیر کشش پائی جاتی ہے...... اور نہ صرف انسان بلکہ عالم کا ذرہ ذرہ اس کی کشش سے متاثر ہوتا ہے...... انسان جو سچی محبت خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے وہ وہ یوسف ہے جس کے لئے ذرہ ذرہ اس عالم کا زلیخا صفت ہے اور ابھی حسن اس کا اس عالم میں ظاہر نہیں کیونکہ یہ عالم اس کی برداشت نہیں کرتا۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ 5، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 222)

''وہ (خدا) ان کے لئے عجائب کام دکھلاتا ہے اور ایسی اپنی قوت دکھلاتا ہے کہ جیسا کہ ایک سوتا ہوا شیر جاگ اٹھتا ہے۔ خدا مخفی ہے اور اس کو ظاہر کرنے والے یہی لوگ ہیں۔ وہ ہزاروں پردوں کے اندر ہے اور اس کا چہرہ دکھلانے والی یہی قوم ہے...... غیر معمولی طور پر خدا کی تائید اور نصرت کے نشان اس کثرت سے ان کے لئے ظاہر ہوتے ہیں کہ دنیا میں کسی کو مجال نہیں ہوتی کہ ان کی نظیر پیش کر سکے۔ خدا جو مخفی ہے اس کا چہرہ دکھلانے کے لئے وہ کامل مظہر ہوتے ہیں۔ وہ دنیا کے آگے پوشیدہ خدا کو دکھلاتے ہیں اور خدا انہیں دکھلاتا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 21، 22)

☆''خدا شیرنی کی طرح جس کا کوئی بچہ اٹھا لے جاوے ولی کے دشمن پر جھپٹتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 200)

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ زار و نزار
(درثمین)

''یاد رہے کہ بندہ تو حسن معاملہ دکھلا کر اپنے صدق سے بھری ہوئی محبت ظاہر کرتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ اس کے مقابلہ پر حد ہی کر دیتا ہے۔ اس کی تیز رفتار کے مقابل پر برق کی طرح اس کی طرف دوڑتا چلا آتا ہے اور زمین و آسمان سے اس کے لئے نشان ظاہر کرتا ہے اور اس کے دوستوں کا دوست اور اس کے دشمنوں کا دشمن بن جاتا ہے اور اگر پچاس کروڑ انسان بھی اس کی مخالفت پر کھڑا ہو تو ان کو ایسا ذلیل اور بے دست و پا کر دیتا ہے جیسا کہ ایک مرا ہوا کیڑا اور محض ایک شخص کی خاطر کے لئے ایک دنیا کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اپنی زمین و آسمان کو اس کے خادم بنا دیتا ہے...... پس کیا ہی بدقسمت وہ لوگ ہیں جو ایسا زمانہ پاویں اور ایسا سورج ان پر طلوع کرے اور وہ تاریکی میں بیٹھے رہیں۔''

(براہین احمدیہ حصہ 5، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 225)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''کیا اللہ کے وجود میں بھی شک ہو سکتا ہے جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔ دیکھو یہ تو بڑی سیدھی اور صاف بات ہے کہ ایک مصنوع کو دیکھ کر صانع کو ماننا پڑتا ہے۔ ایک عمدہ جوتے یا صندوق کو دیکھ کر اس کے بنانے والے کی ضرورت کا معاً اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ پھر تعجب پر تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی میں کیوں کر انکار کی گنجائش ہو سکتی ہے۔ ایسے صانع کے وجود کا کیوں کر انکار ہو سکتا ہے جس کے ہزار ہا عجائبات سے زمین و آسمان پُر ہیں۔ پس یقیناً سمجھو کہ قدرت کے ان عجائبات اور صنعتوں کو دیکھ کر بھی جن میں انسانی ہاتھ انسانی عقل و دماغ کا کام نہیں اگر کوئی بیوقوف خدا کی ہستی اور وجود میں شک لائے تو وہ بدقسمت انسان شیطان کے پنجے میں گرفتار ہے...... بڑی نابینائی ہے۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 51)

''فلاسفر آسمان اور زمین کو دیکھ کر اور دوسرے مصنوعات کی ترتیب ابلغ و محکم پر نظر کر کے صرف اتنا بتاتا ہے کہ کوئی صانع ہونا چاہئے۔ مگر میں اس سے بلند تر مقام پر لے جاتا ہوں اور اپنے ذاتی تجربوں کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا ہے۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 16)

''اگر یہ کہو کہ ہم پکارتے ہیں پر وہ جواب نہیں دیتا تو دیکھو کہ تم ایک جگہ کھڑے ہو کر ایک ایسے شخص کو جو تم سے بہت دور ہے پکارتے ہو اور تمہارے اپنے کانوں میں کچھ نقص ہے وہ شخص تو تمہاری آواز سن کر تم کو جواب دے گا مگر جب وہ دور سے جواب دے گا تو تم بباعث بہرہ پن کے سن نہیں سکو گے۔ پس جوں جوں تمہارے درمیانی پردے اور حجاب اور دوری دور ہوتی جائے گی تو تم ضرور آواز کو سنو گے۔ جب سے دنیا کی پیدائش ہوئی ہے اس بات کا ثبوت چلا آتا ہے کہ وہ اپنے خاص بندوں سے ہم کلام ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو رفتہ رفتہ یہ بات بالکل نابود ہو جاتی کہ اس کی ہستی ہے بھی۔''

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 227)

## لذت نماز

اِس کے لئے بچوں کو لذت نماز کے لئے یہ بتانا ضروری ہوگا کہ محبت یا نفرت مشکل نہیں ہے جو سوچو وہی بن جاتا ہے جیسے رشتہ کروانے والا نکمے لڑکے لڑکی کی تعریف کر کے محبت بڑھا دیتا ہے جیسے ہر کوئی اپنے مذہب کے لئے روتا ہے جبکہ ہم اللہ کے لئے روتے ہیں تو سچا کون ہے؟ سچا وہ ہے جو نشانوں کے ساتھ جواب دے جو اللہ کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔

## نماز کا مزہ سب چیزوں سے زیادہ ہے

''نماز کیا ہے؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کا خدا کے سامنے پیش کرنا اور اس سے اپنی حاجت روائی چاہنا کبھی اس کی عظمت اور احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی ذلت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدہ میں گر جانا اور اس سے اپنی حاجات کا مانگنا۔ یہی نماز ہے کہ ایک سائل کی طرح کبھی اس مسئول کی تعریف کرنا کہ تو ایسا ہے تو ایسا ہے۔ اس کی عظمت اور جلال کا اظہار کر کے اس کی رحمت کو جنبش دلانا اور پھر اس سے دعا مانگنا۔''

(الحکم جلد 5 ص 253)

''(نماز میں)...... کھڑے ہو تو ایسے طریق سے کہ تمہاری صورت صاف بتا دے کہ تم خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں دست بستہ کھڑے ہو اور جھکو تو ایسے جس سے صاف معلوم ہو کہ تمہارا دل جھکتا ہے اور سجدہ کرو تو اس آدمی کی طرح جس کا دل ڈرتا ہے۔'' (ملفوظات جلد 3 صفحہ 248)

''وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے اسی طرح پر نماز میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔

یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذت نہیں پائی۔ نماز صرف ٹکروں کا نام نہیں ہے۔ بعض لوگ نماز کو تو دو چار چونچیں لگا کر جیسے مرغی ٹھونگیں مارتی ہے ختم کرتے ہیں اور پھر لمبی چوڑی دعا شروع کرتے ہیں حالانکہ وہ وقت جو اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرنے کے لئے ملا تھا اس کو صرف رسم اور عادت کے طور پر جلد جلد ختم کرنے میں گزار دیتے ہیں اور حضور الٰہی سے نکل کر دعا مانگتے ہیں۔ نماز میں دعا مانگو۔''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 145)

''نماز کیا ہے؟ یہ ایک خاص دعا ہے مگر لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں۔ نادان اتنا نہیں جانتے کہ بھلا خدا تعالیٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے۔ اس کے غناء ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ انسان دعا، تسبیح اور تہلیل میں مصروف رہے بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریق پر اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے۔

دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذت نہ رکھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس عبادت میں اس کے لئے لذت و سرور نہ ہو...... ضروری ہے کہ عبادت میں لذت اور سرور بھی درجہ غایت کا رکھا ہو۔ اس میں بھی ایک لذت اور سرور ہے اور یہ لذت اور سرور دنیا کی تمام لذتوں اور تمام حظوظ نفس سے بالاتر اور بلند ہے۔

...... جیسے عورت اور مرد کے باہمی تعلقات میں ایک لذت ہے اور اس سے وہی بہرہ مند ہو سکتا ہے جو مرد اپنے قویٰ صحیحہ رکھتا ہے۔ ایک نامرد اور مخنث وہ حظ نہیں پا سکتا اور جیسے ایک مریض کسی عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ غذا کی لذت سے محروم ہے اسی طرح پر ہاں ٹھیک ایسا ہی وہ کمبخت انسان ہے جو عبادت الٰہی سے لذت نہیں پا سکتا۔ عورت اور مرد کا جوڑا تو باطل اور عارضی جوڑا ہے۔ میں کہتا ہوں حقیقی ابدی اور لذت مجسم جو جوڑ ہے وہ انسان اور خدا تعالیٰ کا ہے۔

مجھے سخت اضطراب ہوتا اور کبھی کبھی یہ رنج میری جان کو کھانے لگتا ہے کہ ایک دن اگر کسی کو روٹی یا کھانے کا مزہ نہ آئے تو طبیب کے پاس جاتا اور کیسی کیسی منتیں اور خوشامدیں کرتا ہے۔ روپیہ خرچ کرتا۔ دکھ اٹھاتا ہے کہ وہ مزا حاصل ہو۔

مگر آہ! وہ مریض دل وہ نامراد کیوں کوشش نہیں کرتا جس کو عبادت میں لذت نہیں آتی؟ اس کی جان کیوں غم سے نڈھال نہیں ہو جاتی؟ کس قدر بے نصیب ہے۔ کیسا ہی محروم ہے۔ عارضی اور فانی لذتوں کے علاج تلاش کرتا ہے اور پا لیتا ہے۔ کیا ہو سکتا ہے کہ مستقل اور ابدی لذت کے علاج نہ ہوں؟ ہیں اور ضرور ہیں۔۔۔۔ ان کو اس لذت اور سرور کی اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 152)

''قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذت ہے۔ نماز خواہ نخواہ کا ٹیکس نہیں ہے بلکہ عبودیت کو ربوبیت سے ایک ابدی تعلق اور کشش ہے اس رشتہ کو قائم رکھنے کے لئے خدا نے نماز بنائی ہے اور اس میں ایک لذت رکھ دی ہے جس سے یہ تعلق قائم رہتا ہے۔ جیسے لڑکے اور لڑکی کی جب شادی ہوتی ہے اگر ان کے ملاپ میں ایک لذت نہ ہو تو فساد ہوتا ہے ایسے ہی اگر نماز میں لذت نہ ہو تو وہ رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔ دروازہ بند کر کے دعا کرنی چاہئے کہ وہ رشتہ قائم رہے اور لذت پیدا ہو۔ اگر دو چار دفعہ بھی لذت محسوس ہو جائے تو اس چاشنی کا حصہ مل گیا لیکن جسے دو چار دفعہ بھی نہ ملا وہ اندھا ہے۔''

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 371)

''جیسے ایک فقیر اور سائل نہایت عاجزی سے اور کبھی کبھی اپنی شکل سے کبھی اپنی آواز سے دوسرے کو رحم دلاتا ہے اسی طرح سے چاہئے کہ پوری تضرع اور ابتہال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا جاوے۔ پس جب تک نماز میں تضرع سے کام نہ لے اور دعا کے لئے نماز کو ذریعہ قرار نہ دے نماز میں لذت کہاں؟ یہ ضروری بات نہیں ہے کہ دعائیں عربی زبان میں کی جاویں۔ چونکہ اصل غرض نماز کی تضرع اور ابتہال ہے اس لئے چاہئے کہ دعائیں اپنی مادری زبان میں ہی کرے۔ انسان کو اپنی مادری زبان میں ایک خاص انس ہوتا ہے اور وہ پھر اس پر قادر ہوتا ہے۔ دوسری زبان

باقی صفحہ 7 پر

## وصایا

**ضروری نوٹ**

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

### مسل نمبر 118369 میں مناہل ازاء

بنت مشتاق احمد قوم کھوکھر پیشہ طالبعلم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 99 شمالی ضلع سرگودھا ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01/07/2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔مناہل ازاء گواہ شد نمبر 1 محمد نواز ولد محمد اسماعیل گواہ شد نمبر 2 عادل احمد ججہ ولد رحمت اللہ ججہ

### مسل نمبر 118370 میں عدیل احمد گوندل

ولد اشفاق احمد گوندل قوم گوندل پیشہ طالبعلم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 99 شمالی ضلع سرگودھا ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06/06/2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1,000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ عدیل احمد گوندل گواہ شد نمبر 1 سعید احمد گوندل ولد اللہ رکھا گواہ شد نمبر 2 عدنان احمد ولد عزیز الرحمٰن خالد

### مسل نمبر 118371 میں عبدالرحمٰن مجوکہ

ولد وسیم احمد مجوکہ قوم ...... پیشہ غیر ہنر مند مزدوری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جوہر آباد ضلع خوشاب ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07/07/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/9,000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔حمید الرحمٰن مجوکہ گواہ شد نمبر 1 ناصر محمد مجوکہ ولد ملک عاشق محمد گواہ شد نمبر 2 داؤد عثمان مجوکہ ولد محمد اقبال مجوکہ

### مسل نمبر 118372 میں محمد اسلم خالد

ولد محمد حنیف قوم آرائیں پیشہ زراعت عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈاکخانہ عادل گڑھ چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19/07/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔زرعی زمین 2 کنال 13 مرلہ واقع چک پٹھان مالیتی ...... پاکستانی روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2,000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔محمد اسلم خالد گواہ شد نمبر 1 محمد عمران ولد محمد یعقوب گواہ شد نمبر 2 محمد اسلم بھٹہ ولد سعید احمد بھٹہ

### مسل نمبر 118373 میں محمد اکرم

ولد محمد حنیف قوم آرائیں پیشہ زراعت عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈاکخانہ عادل گڑھ چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19/07/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔گھر 4 مرلہ چک پٹھان مالیتی...... پاکستانی روپے۔2۔زرعی زمین برقبہ 2 کنال 13 مرلے چک پٹھان مالیتی...... پاکستانی روپے۔اس وقت مجھے مبلغ ./10,000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت کاشتکاری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔محمد اکرم گواہ شد نمبر 1 محمد عمران ولد محمد یعقوب گواہ شد نمبر 2 محمد اسلم بھٹہ ولد سعید احمد بھٹہ

### مسل نمبر 118374 میں رخسانہ اقبال چٹھہ

زوجہ اقبال احمد چٹھہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وزیر ٹاؤن گلی نمبر 7 گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20/06/2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔جیولری گولڈ 2 تولہ مالیتی -/90,000 پاکستانی روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1,000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔رخسانہ اقبال چٹھہ گواہ شد نمبر 1 بشیر احمد ملہی ولد نواب دین گواہ شد نمبر 2 حکیم عبدالقدیر انجم ولد صوفی بشیر احمد

### مسل نمبر 118375 میں فاتح رضا

ولد احمد رضا محمود قوم جٹ پیشہ طالبعلم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع لاہور ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/06/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1,000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔فاتح رضا گواہ شد نمبر 1 محمد ادریس خاور ولد خاور ایوب گواہ شد نمبر 2 عبدالباسط ولد خاور ایوب

### مسل نمبر 118376 میں محمد رافع صدیقی

ولد نعیم احمد صدیقی قوم...... پیشہ طالبعلم عمر......سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع لاہور ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08/07/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔محمد رافع صدیقی گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد صدیقی ولد بشیر احمد صدیقی گواہ شد نمبر 2 شیخ اعجاز احمد ولد محمد شفیع

### مسل نمبر 118377 میں سیدہ خلت پاشا

بنت سید حمید اللہ نصرت پاشا قوم سید پیشہ طالبعلم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 ستمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔سیدہ خلت پاشا گواہ شد نمبر 1 سید حمید اللہ نصرت پاشا ولد سید حضرت اللہ پاشا گواہ شد نمبر 2 مرزا عبدالصمد احمد ولد مرزا رفیع احمد

### مسل نمبر 118378 میں دانش احمد

ولد رانا ناصر احمد قوم راجپوت پیشہ طالبعلم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد غالب ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13/06/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2,000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔دانش احمد گواہ شد نمبر 1 عطاء الحفیظ ولد عبدالرشید گواہ شد نمبر 2 راجہ محمد صادق ولد محمد یوسف

### مسل نمبر 118379 میں راشدہ منصور

زوجہ منصور احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 10/5 دارالعلوم حلقہ صادق ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01/08/2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔جیولری مالیتی -/3,52,210 پاکستانی روپے۔ 2۔حق مہر مبلغ -/50,000 پاکستانی روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔راشدہ منصور گواہ شد نمبر 1 منصورہ احمد ولد بشیر احمد گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد محمود ولد رحمت اللہ

### مسل نمبر 118380 میں سعید احمد

ولد محمد رفیق قوم کھوکھر پیشہ غیر ہنر مند مزدوری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی نور ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19/04/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔گھر 4 مرلہ دارالنصر شرقی مالیتی 4 لاکھ پاکستانی روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/5,000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔سعید احمد گواہ شد نمبر 1 رانا خلیل احمد غلام حسین گواہ شد نمبر 2 فخر احمد فرخ ولد سیف الرحمان

### مسل نمبر 118381 میں شیخ عبدالغفور

ولد شیخ محمد یعقوب قوم شیخ پیشہ دکان دار عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی نور ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19/04/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔موٹر سائیکل مالیتی -/50,000 پاکستانی روپے۔2۔رکشہ مالیتی -/70,000 پاکستانی روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/8,000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت دکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔شیخ عبدالغفور گواہ شد نمبر 1 فخر احمد فرخ ولد سیف الرحمان گواہ شد نمبر 2 رانا خلیل احمد ولد غلام حسین

# اطلاعات واعلانات

**نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔**

## تقریب آمین

۞ مکرم قدیر احمد طاہر صاحب معلم وقف جدید نسیم آباد فارم ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 20 فروری 2015ء کو نسیم آباد فارم کے ایک خادم مکرم سلیم احمد صاحب ابن مکرم منیر احمد صاحب کی تقریب آمین منعقد کی گئی۔ جنہوں نے 38 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم وجاہت احمد قمر صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے مکرم سلیم احمد صاحب سے قرآن کریم کے مختلف حصص سنے۔ اور آخر پر محترم چوہدری ناصر احمد واہلہ صاحب امیر ضلع عمرکوٹ نے دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے سینے کو نور قرآن سے بھردے۔ اور ہمیشہ باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے، اس کو سمجھنے اور اس کی تمام تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## تقریب آمین

۞ مکرم شریف احمد راجوری صاحب ناصر آباد غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کی پوتی عائشہ صاحبہ بنت مکرم برہان الدین احمد محمود صاحب مربی سلسلہ گوئی آزاد کشمیر نے قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ عزیزہ کو قرآن مجید پڑھانے کی سعادت بچی کی والدہ کو حاصل ہوئی۔ تقریب آمین خاکسار کے گھر مورخہ 5 فروری 2015ء کو منعقد ہوئی۔ بچی کے تایا مکرم مصباح الدین محمود صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن نے قرآن مجید کے مختلف حصص سنے اور دعا کروائی۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو آئندہ زندگی میں قرآن مجید کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## اعلان دارالقضاء

(مکرمہ سلمیٰ احمد صاحبہ ترکہ مکرم مبارک احمد قدیر صاحب)

۞ مکرمہ سلمیٰ احمد صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم مبارک احمد قدیر صاحب ولد مکرم عبدالقدیر صاحب وفات پاگئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 24 بلاک نمبر A-42 محلہ دارالعلوم شرقی برقبہ 10 مرلہ 8 7 مربع فٹ میں سے 5 مرلہ 39 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ جملہ ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء:

1۔ مکرمہ سلمیٰ احمد صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم تیمور علی صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم شہروز ولید صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

## سانحہ ارتحال

۞ مکرم شمیم احمد ذیشان صاحب کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ مورخہ 30 جنوری 2015ء کو بقضائے الٰہی حیدرآباد میں وفات پاگئیں۔ احاطہ دفاتر صدر انجمن میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔ مرحومہ واقفِ زندگی کی بہو تھیں، اور خود بھی وقف کی طرح زندگی گزاری۔ اپنی بیماری سے قبل تک لمبا عرصہ صدر لجنہ ضلع حیدرآباد کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی تھیں، اپنے ایک سپیشل چائلڈ کی نگہداشت اور خدمت کے باوجود جماعتی دورہ جات اور دعوت الی اللہ کا کام ہمہ وقت جاری رکھا اور اسے خدمت دین میں رکاوٹ نہیں بننے دیا۔ قرآن پاک سے گویا عشق تھا، خود بھی تلاوت شوق سے کرتیں اور بہت سے احمدی اور غیر از جماعت بچوں کو قرآن پاک ناظرہ و ترجمہ پڑھانے کی توفیق پائی، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود کی طرف ہمیشہ توجہ رکھی، رمضان المبارک میں اعتکاف بیٹھتیں، مہمان نواز، ہنس مکھ، نرم گفتار، خوش اخلاق، غرباء کی ہمدرد اور مشکل میں کام آنے والی، رشتہ داروں سے حسن سلوک رکھا۔ آپ نے اپنے پیچھے خاوند مکرم نسیم احمد صاحب کینیڈا سابقہ سیکرٹری مال ضلع حیدرآباد کے علاوہ پانچ بیٹے مکرم وسیم احمد کامران صاحب کینیڈا، خاکسار، مکرم خرم احمد کاشان صاحب کینیڈا، مکرم عادل احمد صاحب، مکرم محسن احمد صاحب حیدرآباد اور بیٹی مکرمہ صدف نسیم صاحبہ کینیڈا چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 5: قبولیت دعا کی اہمیت

میں خواہ مہارت کامل ہو، ایک قسم کی اجنبیت باقی رہتی ہے۔ اس لئے چاہئے کہ اپنی مادری زبان میں ہی دعا مانگے۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 145)

"سو بہتر ہے نماز میں دعائیں اپنی زبان میں مانگو۔ جو طبعی جوش کسی کی مادری زبان میں ہوتا ہے وہ ہرگز غیر زبان میں پیدا نہیں ہوسکتا۔ سو نمازوں میں قرآن اور ماثورہ دعاؤں کے بعد اپنی ضرورتوں کو برنگ دعا اپنی زبان میں خدا تعالیٰ کے آگے پیش کرو تاکہ آہستہ آہستہ تم کو حلاوت پیدا ہو جائے۔ سب سے عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہو۔" (ملفوظات جلد 7 صفحہ 38)

"مگر اس سے یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہئے کہ نماز کو اپنی زبان ہی میں پڑھو۔ نہیں۔ میرا یہ مطلب ہے کہ مسنون ادعیہ اور اذکار کے بعد اپنی زبان میں بھی دعا کرلیا کرو۔ ورنہ نماز کے ان الفاظ میں خدا نے ایک برکت رکھی ہوئی ہے۔"
(ملفوظات جلد 6 صفحہ 146)

"نماز کے اندر ہی اپنی زبان میں (ہر مقام پر) خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرو۔ جس نماز میں تضرع نہیں ...... رقت کے ساتھ دعا نہیں وہ نماز تو خود ہی ٹوٹی ہوئی نماز ہے۔ نماز وہ ہے جس میں دعا کا مزہ آجاوے۔ خدا تعالیٰ کے حضور میں ایسی توجہ سے کھڑے ہو جاؤ کہ رقت طاری ہو جائے جیسے کہ کوئی شخص کسی خوفناک مقدمہ میں گرفتار ہوتا ہے اور اس کے واسطے قید یا پھانسی کا فتویٰ لگنے والا ہوتا ہے۔ اس کی حالت حاکم کے سامنے کیا ہوتی ہے؟ ایسے ہی خوفزدہ دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا چاہئے۔ جس نماز میں دل کہیں ہے اور خیال کسی طرف ہے اور منہ سے کچھ نکلتا ہے۔ وہ ایک لعنت ہے جو آدمی کے منہ پر واپس ماری جاتی ہے اور قبول نہیں ہوتی۔" (ملفوظات جلد 9 صفحہ 40)

## موت راحت رساں اور وصال یار کا ذریعہ ہے

"موت کو یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہئے کہ مرکر انسان بالکل گم ہو جاتا ہے نہیں بلکہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک کوٹھڑی سے نکل کر انسان دوسری کوٹھڑی میں چلا جاتا ہے۔ اس کی حقیقت کسی قدر خواب سے سمجھ آسکتی ہے کیوں کہ خواب بھی گویا ہمشیرہ موت ہے۔ خواب میں بھی ایک قسم کا قبض روح ہی ہوتا ہے۔ دوسروں کے خیال میں جو سونے والے کے پاس بیٹھے ہیں وہ بالکل بے خبری اور محویت کے عالم میں ہیں۔ لیکن خواب دیکھنے والا معاً دوسرے عالم میں ہوتا ہے اور وہ سیاحت کررہا ہوتا ہے۔ اب بظاہر اس کے حواس اور قویٰ سب معطل ہوتے ہیں۔ لیکن سونے والا اور خواب دیکھنے والا خوب جانتا ہے کہ اس کے حواس اور قویٰ سب کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اسی طرح پر مرنے والا موت کے بعد اپنے آپ کو معاً دوسرے عالم میں دیکھتا ہے۔"...... "آخر ایک دن اور وقت سب پر آتا ہے کہ اس دنیا کو چھوڑنا پڑے گا...... مومن کے لئے تو موت اور بھی راحت رساں اور وصال یار کا ذریعہ ہو جاتی ہے۔ موت آنے والی ہے۔ اس سے کسی کو چارہ نہیں۔ یقیناً سمجھو کہ اس پیالہ کے پینے سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ خدا تعالیٰ کے تمام برگزیدوں اور انبیاء ورسل کو بھی اس راہ سے گزرنا پڑا تو اور کون ہے جو بچ جاوے۔" (ملفوظات جلد 4 صفحہ 393)

"ہر شخص کی بہشت اس کے اپنے اعمال اور ایمان سے شروع ہوتی ہے اور اس دنیا میں ہی اس کی لذت محسوس ہونے لگتی ہے اور پوشیدہ طور پر ایمان اور اعمال کے باغ اور نہریں نظر آتی ہیں۔ لیکن عالم آخرت میں یہی باغ کھلے طور پر محسوس ہوں گے اور ان کا ایک خارجی وجود نظر آئے گا۔"
(ملفوظات جلد 4 صفحہ 401)

"ہم نے ہر انسان کی گردن میں اس کے عمل کو باندھ دیا ہے اور ہم قیامت کے دن اس کے اعمال کی ایک کتاب نکال کر اس کے سامنے رکھ دیں گے جسے وہ بالکل کھلی ہوئی پائے گا (اور اسے کہا جائے گا) اپنی کتاب خود ہی پڑھ (کر دیکھ لے) آج تیرا نفس ہی تیرا حساب لینے کے لئے کافی ہے۔"
(بنی اسرائیل 14)

"مرنے پر پہلا درجہ: جنت یا دوزخ کی طرف سے دنیا کے اعمال کے مطابق چھوٹا یا بڑا سوراخ ہو جائے گا۔ لیکن صدقہ جاریہ مثلاً صالحین یا اولاد کی دعاؤں سے جنت کا سوراخ بڑا ہوتا جائے گا لیکن فنافی اللہ کیلئے صرف کھڑکی ہی نہیں کھول دی جاتی بلکہ وہ اپنے سارے وجود اور تمام قویٰ کے ساتھ بہشت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ایسا ہی خبیث روح کے لئے کھڑکی سے جلانے والی بھاپ آتی رہتی ہے جس کے شعلوں سے ہر وقت وہ جلتی رہتی ہے۔

دوسرا درجہ: اپنے اپنے درجہ کے مطابق جنت یا جہنم کو بہت ہی قریب دیکھ کر وہ لذات یا عقوبات ترقی پذیر ہو جاتے ہیں۔

تیسرا درجہ: جبکہ قیامت کے بعد یہ جنت یا دوزخ کھل کر سامنے آئے گی۔ لیکن کسی درجہ پر ہونے کی حالت میں انسان بہشت اور دوزخ سے نکالا نہیں جاتا۔ ہاں جب اس درجہ سے ترقی کرتا ہے تو ادنیٰ سے اعلیٰ درجہ پر آجاتا ہے۔"
(خلاصہ ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 283)

دنیا میں عشق تیرا باقی ہے سب اندھیرا
(درثمین)

'میں تجھے پہچانتا ہوں کہ تو ہی میرا خدا ہے۔ اس لئے میری روح تیرے نام سے ایسے اچھلتی ہے جیسا کہ شیر خوار بچہ ماں کے دیکھنے سے
(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 511)

☆☆☆

# ہائی بلڈ پریشر سے بچاؤ کیلئے بہترین غذائیں

دنیا کے تمام ممالک میں ہائی بلڈ پریشر ایک عوامی بیماری بن چکی ہے، تاہم اس میں مبتلا محض ہر دوسرے فرد کو ہی اپنی اس بیماری کا علم ہے۔ اس مرض کے شکار افراد کیلئے غذا بھی خاص ہوتی ہے۔ خاص طور پر نمک سے گریز کیا جاتا ہے تاہم ایسی خوراک کی کمی نہیں، جو منہ کا مزہ بھی برقرار رکھتی ہیں اور بلڈ پریشر کو بھی قدرتی طور پر متوازن سطح پر رکھتی ہیں۔ ایسے ہی چند غذاؤں کے بارے میں جاننا آپ کے لئے انتہائی مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔

**کیلے**

کیلے پوٹاشیم کے حصول کا قدرتی ذریعہ ثابت ہوتے ہیں اور اس معدنیات کی کمی جسم پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے خاص طور پر پٹھوں اور دل کی دھڑکن پر۔ کیلے نہ صرف پوٹاشیم سے بھرپور ہوتے ہیں بلکہ اس میں سوڈیم (نمکیات) کی شرح بھی کم ہوتی ہے جو اسے ہائی بلڈ پریشر کے شکار افراد کے لئے ایک بہترین پھل یا غذا بناتا ہے۔

**دہی**

کیلشیم سے بھرپور ہوتا ہے، جس کی کمی ہائی بلڈ پریشر کا خطرہ بڑھا سکتی ہے۔ دہی میں نمکیات کی مقدار بھی کم ہوتی ہے اور دن بھر میں تین بار اس کا چھ اونس استعمال فشار خون کی شرح کو معمول پر لانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے اور اس کا مزہ بھی ہر ایک کے دل کو بھاتا ہے۔

**مچھلی**

مچھلی پروٹین اور وٹامن ڈی کے حصول کا بہترین ذریعہ ثابت ہوتی ہے اور یہ دونوں بلڈ پریشر کی شرح کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں، اس کے علاوہ مچھلی میں صحت بخش اومیگا فیٹی ایسڈز بھی شامل ہوتے ہیں جو کہ دوران خون کولیسٹرول کی شرح کو کم رکھنے کے لئے فائدہ مند عنصر ہے۔

**پالک**

پالک آئرن، فائبر، وٹامن اے اور سی سے بھرپور سبزی ہے، یہ کیلشیم کے حصول کے لئے بھی اچھا ذریعہ ہے، جوکہ بلڈ پریشر کی شرح کم کرنے والی غذا کے لئے ایک اہم جزو ہے۔

**آلو**

آلو میں پوٹاشیم کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے۔ یہ معدنیاتی عنصر بلڈ پریشر کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے، مزید یہ کہ آلوؤں میں نمکیات کی مقدار کم، چربی سے پاک اور فائبر کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے، جو اسے کسی بھی وقت کھانے کے لئے مثالی بناتا ہے۔ خاص طور پر انہیں ابال کر یا پکا کر کھانا زیادہ بہتر ثابت ہوتا ہے۔

**دار چینی**

یہ بلڈ پریشر کو معمول پر لانے میں کرشماتی کردار ادا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے جبکہ اس کے ساتھ ساتھ یہ کولیسٹرول لیول کو بھی کم کرتی ہے۔ اس مصالحے کو غذا کے ساتھ ساتھ میٹھی ڈشز اور مشروبات میں بھی شامل کیا جاسکتا ہے بلکہ اپنے ہر کھانے میں اس کو شامل کرنا آپ کی صحت کے لئے بہت زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے۔

**جو کا دلیہ**

جو کا دلیہ بلڈ پریشر کے شکار افراد کے لئے ایک مثالی اور مفید انتخاب ہے، یہ غذا فائبر سے بھرپور ہوتی ہے جو کہ بلڈ پریشر کو کم رکھنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے اور اس سے نظام ہاضمہ بہتر ہوتا ہے، اسے مختلف تازہ پھلوں کے ساتھ بھی استعمال کرکے منہ کا ذائقہ دوبالا کیا جاسکتا ہے۔

**لوبیا**

لوبیا کے بیج بھی فشار خون کے مریضوں کیلئے بہترین انتخاب ہے، یہ بیج پروٹین، فائبر اور پوٹاشیم سے بھرپور ہوتے ہیں اور انہیں ابال کر بھی تیار کیا جا سکتا ہے، ابالنے کے بعد جب یہ نرم ہو جائیں تو انہیں دیگر سبزیوں میں ڈال کر مزید پکوان تیار کئے جاسکتے ہیں، جو کہ طبی لحاظ سے بھی فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔ (روزنامہ دنیا 30 جنوری 2015ء)

☆......☆......☆

## ماؤس باکس کمپیوٹر

پولینڈ کی ایک کمپنی نے ایسا کمپیوٹر تیار کیا ہے جو ایک کمپیوٹر ماؤس کے اندر موجود ہے۔ اس ماؤس کے اندر کواڈ کور پروسیسر، وائی فائی اور 128 جی بی سٹوریج جیسے فیچرز موجود ہیں اور جس اضافی چیز کی آپ کو ضرورت ہے وہ ایک مانیٹر ہے۔ ماؤس باکس نامی اس وائرلیس ڈیوائس کو پولینڈ کی ایک سافٹ ویئر کمپنی نے تیار کیا ہے۔ اسے مانیٹر کے ساتھ عام ایچ ڈی ایم آئی کیبل کے ساتھ جوڑ کر کمپیوٹر کا کام لیا جاسکتا ہے۔ اس کی بیٹری کے ختم ہونے کا خطرہ بھی نہیں کیونکہ یہ ایک چارجنگ پیڈ کے ذریعے چارج ہوتی رہتی ہے۔ اس کو آپ جیب میں رکھ کر کہیں بھی لے جاسکتے ہیں اور کسی بھی مانیٹر سے جوڑ کر اپنے کام کو شروع کر سکتے ہیں۔

(روزنامہ نئی بات 26 جنوری 2015ء)

## اللہ کی خوشنودی کا ذریعہ

❁ ہر شخص حسب توفیق اپنے بچوں کی شادی کے موقعہ پر سینکڑوں ہزاروں روپے خرچ کرتا ہے۔ اس خوشی کے موقع پر ان احباب کو بھی یاد رکھئے جو الفضل خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ان کے نام روزنامہ اخبار جاری کروا کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کیجئے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

## سنگترہ پورے جسم کا معالج

ایری زونا اسٹیٹ یونیورسٹی کے محقق پروفیسر کیرول جانسٹن کی جو رپورٹ جرنل آف امریکن کالج آف نیوٹریشن میں شائع ہوئی ہے اس کے مطابق تھکن کی ابتدائی علامت کے ظاہر ہوتے ہی کینو کے رس کا ایک گلاس پینے سے طبیعت ہشاش بشاش ہو جاتی ہے۔ یہ ترش پھلوں میں سب سے زیادہ مقبول ہے۔ یہ پھل بہت لذیذ اور صحت بخش ہے۔

سنگترے کی بہت سی قسمیں ہیں۔ سب سے اچھی اور اہم قسم کا چھلکا بہت ڈھیلا ہوتا ہے۔ دوسری قسم کو یورپ میں بہت پسند کیا جاتا ہے۔ کیلشیم کے حصول کیلئے یہ پھل کسی بھی اور پھل سے زیادہ اعلیٰ ہے۔ کسی بھی قسم کے بخار میں جبکہ قوت ہاضمہ متاثر ہو چکی ہو، سنگترے کا رس ایک عمدہ غذا ہے۔ لعاب دہن کی کمی سے زبان پر فاسد مادے کی تہہ جم چکی ہو تو سنگترے کا رس بے حد مفید ہوتا ہے۔ ٹائیفائیڈ، تپ دق اور خسرہ سے ہونے والے بخاروں میں بھی یہ ایک قوت بخش غذا ہے۔ یہ توانائی مہیا کرتا ہے، پیشاب کا اخراج بڑھاتا ہے۔ انفیکشن کے خلاف قوت مدافعت پیدا کرتا ہے اور بحالی صحت کا عمل تیز کرتا ہے۔ اگر ہاضمے کی خرابی کا مسئلہ پرانا ہو تو اس کے لئے بھی سنگترہ ایک مفید پھل ہے کیونکہ یہ آسانی سے جزو بدن بننے والی غذائیت فراہم کرتا ہے۔ یہ نظام انہضام میں معاون رطوبتوں کو متحرک کرتا ہے جس سے بھوک میں اضافہ ہوتا ہے۔ نیز یہ انتڑیوں میں مفید بیکٹیریا کی افزائش کیلئے موزوں کیفیت پیدا کرتا ہے۔ کیلشیم اور وٹامن سی کا ایک عمدہ ذریعہ ہونے کی بدولت یہ پھل دانتوں اور ہڈیوں کی بیماریوں کا بہترین تدارک ہے۔

### ربوہ میں طلوع وغروب 7۔مارچ

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 5:08 |
| طلوع آفتاب | 6:27 |
| زوال آفتاب | 12:20 |
| غروب آفتاب | 6:13 |

### ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

7 مارچ 2015ء

| | |
|---|---|
| 7:10 am | خطبہ جمعہ فرمودہ 6 مارچ 2015ء |
| 9:20 am | لقاء مع العرب |
| 12:00 pm | وقف نو اجتماع |
| 2:00 pm | سوال و جواب |
| 4:00 pm | خطبہ جمعہ فرمودہ 6 مارچ 2015ء |
| 6:00 pm | انتخاب سخن Live |
| 9:00 pm | راہ ہدیٰ Live |
| 11:30 pm | الحوار المباشر Live |


مکان برائے فروخت
چھ مرلے پر محیط، دو منزلہ مکان نصرت جہاں سکول اور مدرسۃ الحفظ کے عین عقب میں واقع مکان نمبر 35 شکور پارک ربوہ
رابطہ: 0332-7052773,0336-7057657

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
آپکا اعتماد۔ ہماری پہچان
اعتماد کے 5 سال
ڈسکاؤنٹ مارٹ
جیولری۔ کاسمیٹکس۔ ہوزری۔ لیڈیز بیگز
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
0333-9853345

FR-10

معیاری ہومیو پیتھک ادویات
معیاری جرمنی و پاکستانی ہومیو پیتھک ادویات پوٹنسیاں، مدر ٹنکچرز، بائیو کیمک، ادویات، سادہ گولیاں، ٹکیاں، ٹیوبز، ڈراپرز دستیاب ہیں۔ نیز ادویات کے بریف کیسز بھی دستیاب ہیں۔
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ کالج روڈ ربوہ فون: 047-6213156

ایک نام
مغل بینکوئیٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317